عبد الرشید عراقی

موطا امام مالکؒ

موطا امام مالک حدیث کی پہلی کتاب ہے جو کتب خانہ اسلام میں احاطہ تحریر میں لائی گئی۔ اس کی مقبولیت و شہرت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو شارحین اور معلقین کی ایک بڑی جماعت ہاتھ آئی۔ کئی علمائے کرام نے اس کی طویل شرح لکھی، بعض نے متوسط اور بعض نے مختصر، کئی علمائے کرام نے اس کی تجرید کی۔ کئی ایک علمائے کرام نے اس کے رجال پر بحث کی اور کئی ایک علمائے کرام نے اس کے رواۃ کو موضوع بحث بنایا۔ بلاد اسلامیہ کے کئی ایک نامور محدثین کرام نے اس کی شروحات لکھیں جن میں علامہ ابن حبیب مالکی (م ۲۳۹/۸۵۳ء) امام ابو سلمان خطابی (م ۳۸۸ھ/۹۹۸ء) علامہ ابن رشیق قردانی (م ۴۵۶ / ۱۰۶۴) علامہ ابن عبد البر قرطبی (م ۴۲۳/۱۰۷۱) قاضی عیاض مالکی (م ۵۴۴ /۱۱۴۹ء) قاضی ابوبکر بن العربی (م ۵۴۶/۱۱۵۱) علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ /۱۵۰۵ء) اور علامہ زرقانی مصری (م ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء) شامل ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے موطا امام مالک سے متعلق جو علمی خدمات انجام دی ہیں۔ اس مقالہ میں ان کا مختصر تعارف پیش کرنا ہے۔ ان میں امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ /۱۷۶۲ء) شیخ سلام اللہ (۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۴ء) مولانا محمد زکریا سہارن پوری (م ۱۴۰۲/ ۱۹۸۲ء) مولانا شیخ عبد الوہاب آف علی خان دہلی (۱۳۶۳/۱۹۴۴) اور مولانا وحید الزماں حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء) شامل ہیں۔

امام مالکؒ

امام مالک بن انس ائمہ اربعہ میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔ ان کا تعلق یمن سے تھا مگر ان کے بزرگوں نے مدینۃ النبی کو اپنا مسکن بنایا۔ یہاں آپ ۹۳ ھ میں پیدا ہوئے مدینہ منورہ میں آپ کی تعلیم اور نشوونما ہوئی جس دور میں آپ پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ علوم و فنون کا مرکز تھا۔ امام شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) لکھتے ہیں۔

"باید دانست کہ مدینہ مشرفہ ازمان او بیشتر از زمان متاخر بلاشبہ مرجع فضلاء محط رجال علماء بودہ امت" (شرح المصفی موطا مقدمہ)

جاننا چاہئے کہ مدینہ شریف امام مالک کے زمانے میں اخیر دور سے پہلے بلاشبہ فضلاء کا مرجع اور اہل علم کی فرود گاہ تھا۔

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں۔

مدینہ کے امام نے ہوش سنبھالا تو اپنے کو علم کی آغوش میں پایا' گھر اور گھر سے باہر تمام شہر علماء و فضلاء کا مخزن تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سینکڑوں صحابہ دور دراز مقامات میں نکل گئے تھے۔ لیکن معدن سونا نکلنے کے بعد بھی معدن ہے۔ تمام اکابر صحابہؓ جو علوم شریعت کے امین اور قرآن و سنت کے خزینہ دار تھے' اسی شہر اقدس میں سکونت پذیر تھے۔ عہد نبوی اور عہد نبوی کے بعد بھی ۲۴۔ ۲۵ برس تک تمام حکومت اسلامیہ کا یہ مرکز تھا۔ یہیں سے احکام فتاوئی فقہائے صحابہ کی مجلس میں طے ہو کر تمام دنیائے اسلام میں پھیلتے تھے۔ (حیات امام مالک ص ۱۱۔ ۱۲)

امام مالکؒ نے جن اساتذہ و شیوخ سے استفادہ کیا' وہ بھی مدینہ کے رہنے والے تھے اور وہ سب کے سب صدق و طہارت اور حفظ و فقہ اور زہد و ورع میں ممتاز تھے اور ان کی تعداد ۹۵ کے قریب ہے۔ ان ۹۵ میں امام ولی اللہ دہلوی کی تحقیق کے مطابق ۶ غیر مدنی اساتذہ تھے۔ (المسوئی من احادیث الموطا مقدمہ) اور مولانا سید سلیمان ندوی کی تحقیق کے مطابق ۹ غیر مدنی اساتذہ تھے۔ (حیات امام مالک ص ۱۴)

فن حدیث میں امام مالک کے خاص استاد حضرت نافع (م ۱۱۷ھ / ۷۳۵) ہے۔ جو مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر (م ۷۴ھ / ۶۹۳ء) کے مولی تھے۔ حضرت نافع جب تک زندہ رہے۔ امام مالک ان کے حلقہ درس میں موجود رہے۔ محدثین کرام روایت "مالک عن

نافع عن ابن عمرؓ کو سلسلہ۔۔۔ (سونے کی زنجیر) قرار دیتے ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۱۷۴) حضرت نافع کے انتقال کے بعد امام مالک ان کے جانشین مقرر ہوئے۔۔۔۔ آپ اپنی خدمات وفات ۱۷۹ھ یعنی ۶۲ سال تک مدینہ میں علم و دین کی خدمت سر انجام دی۔

امام مالک کے فضل و کمال' عدالت و تصانیف' حفظ وضبط' زہد و ورع' امانت و دیانت اور تقویٰ و طہارت کا محدثین کرام اور ارباب سیر نے اعتراف کیا ہے۔

امام مالکؒ ایک (فقہ مالکی) کے بانی و موسس تھے اور امام مالک کے فقہ و فتاویٰ کی بنیاد فقہ مدینہ پر تھی۔

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) لکھتے ہیں:

امام مالک بنائے فقہ را بر حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہادہ امت کہ مسند باشد یا وسل ثقاۃ بعد ازاں برفتاوے عمرو بعد ازاں بر فتاوائے ابن عمرو بعد ازاں بر فتاوے سائر صحابہ و فقہاء کے مدینہ' سعید بن مسیب و عروہ ون زبیر قاسم و سالم' بن یسار و ابوسلمہ (ابوبکر بن عبد الرحمن و ابوبکر بن عمرو عمر بن عبد العزیز (المصفی شرح موطا (مقدمہ)

امام مالک کے فضل و کمال کا تمام شیوخ مدینہ نے اعتراف کیا ہے' تاہم امام مالک نے اسی وقت فتویٰ دینا شروع کیا جب علمائے عظام نے آپ کی قابلیت اور استحقاق پر دستخط کردیئے۔

امام مالک ۶۰ برس تک متصل فقہ و فتاویٰ میں مصروف رہے۔ آپ کے تلامذہ میں آپ کے شاگرد عبد الرحمان بن قاسم (م ۱۹۱ھ /۸۰۶) نے آپ کے فتاویٰ کو جمع کیا۔ جو المدونۃ الکبریٰ کے نام سے مشہور ہوئے۔ امام عبد الرحمن بن قاسم کے علاوہ امام مالک کے دو اور شاگردوں قاضی اسد بن فرات (م ۱۹۰ /۸۰۵) اور امام ابن وہیب مصری (م ۱۹۷ھ / ۸۱۲ء) نے بھی امام مالک کے فتاویٰ جمع کئے۔ (حیات امام مالک ص ۵۴)

امام مالک نے ۱۷۹ھ میں ۸۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (مقدمہ اوجز المسالک ص ۱۲)

موطا

موطا امام مالک کتب خانہ اسلام کی پہلی کتاب ہے جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ طور پر فقہی ترتیب سے مبوب و مرتب ہو کر منصہ شہود پر آئی۔

موطا امام مالک نے ۱۳۱ھ /۷۴۸ء تا ۱۴۰ھ /۷۵۸ کے درمیان تالیف فرمائی۔ ۱۴۴ھ /

۱۶۱ء خلیفہ منصور نے آخری حج کیا۔ اس وقت موطا سند اول و مشہور ہو چکی تھی۔ (جامع بیان العلم و فضلہ ص ٦٧)

موطا سب سے پہلی کتاب ہے جو احاطہ تحریر میں لائی گئی۔ قاضی ابوبکر بن العربی (م ۵۴٦ھ /۱۱۵۱ء) لکھتے ہیں۔

"ھذا اول کتاب فی شرائع الاسلام)

یہ پہلی کتاب ہے جو شریعت اسلامیہ میں لکھی گئی ہے۔ (حیات امام مالک ص ۹۱) اور دوسری جگہ امام ابن العربی لکھتے ہیں۔

"موطا ھو الاصل الاول واللباب و کتاب البخاری ھو الاصل الثانی فی ھذا الباب وعلیھما بنی الجمیع مسلم والترمذی" (محدثین عظام اور انکے علمی کارنامے ص ۹۷)

موطا ہی نقش اول اور بنیادی کتاب ہے۔ بخاری کی حیثیت تو اس باب میں نقش ثانی کی ہے اور انہیں دونوں کتابوں پر مسلم و ترمذی جیسے بعد کے مولفین نے اپنی کتابوں کی بنا رکھی ہے۔

موطا علوم مدینہ کا مجموعہ ہے جہاں ان زرو جواہر کی اصل کان تھی اور یہ علمائے مدینہ کے فتاویٰ کا مخزن ہے اور کامل ترین احکام اسلامیہ کا مجموعہ ہے۔

محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷/ ۱۸۹۰ء) فرماتے ہیں۔

"ایں وثوق و اعتماد بر کتب دیگر نیست" (اتحاف النبلاء ص ۲۶۵)

یہ مجموعہ (موطا) وثوق و اعتماد میں تمام کتابوں پر فوقیت رکھتا ہے۔"

موطا کا موضوع صرف احکام تفقیہ ہے۔ اس لئے وہ سینکڑوں ابواب و فصول جو بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ میں نظر آتے ہیں موطا ان سے خالی ہے کیونکہ تفقیہات سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہے اس بنا پر محدثین کی اصطلاح کے مطابق اس کو "کتاب السنن" کہنا چاہیے۔

علماء کے حدیث نے کتب حدیث کے طبقات مقرر کئے ہیں جن کی تعداد چار ہے۔

موطا طبقہ اولیٰ میں شامل ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم بھی طبقہ اولیٰ میں شامل ہے۔

طبقہ ثانیہ میں سنن ابوداؤد' جامع ترمذی' اور سنن نسائی شامل ہے ان دونوں طبقات کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ علامہ ابن اثیر جزری (م ٦٠٦ھ /۱۲۰۹ء) نے جامع الاصول میں انہی ٦ کتابوں کو جمع کیا ہے۔

کوشش کی اور اپنی فہم نے جو کام کیا اس میں شامل کر دیا مگر تعصب کو دخل نہیں دیا۔

المحلی دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد میں پہلے فہرست مضامین دی ہے۔ اس کے بعد کتاب الزکوۃ تک حدیثوں کی شرح ہے۔ دوسری جلد کتاب الحج سے آخر کتاب تک ہے۔

المحلی ایک محققانہ شرح ہے اور زرقانی کی شرح سے زیادہ ضخیم ہے۔ یہ شرح ابھی تک چھپی نہیں۔ اس کا قلمی نسخہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے۔ (حیات امام مالک ص ۱۰۲)

کشف المغطا عن الموطا (ترجمہ اردو) مطبوعہ

یہ موطا امام مالک کا اردو ترجمہ ہے جو مولانا وحید الزماں حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ / ۱۹۲۰ء) نے لکھا ہے۔ یہ ترجمہ پہلی بار (۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء) میں مطبع مرتضوی دہلی میں چھپا تھا۔

مولانا وحید الزماں مرحوم ہے یہ ترجمہ محی السنہ کو مولانا سید نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ / ۱۸۹۰ء) کی تحریک پر رکھا تھا۔

مولانا وحید الزماں نے کتاب کے شروع میں پہلے امام مالک کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کے بعد اپنی سند بیان کی ہے پھر ترجمہ کا آغاز کیا ہے۔

کشف المغطا میں مولانا وحید الزمان نے بیشتر فوائد مستقی الاخبار از امام عبد السلام ابن تیمیہ (م ۶۵۲ھ / ۱۲۰۴ء) محلی ابن حزم (م ۴۵۶ / ۱۱۶۴) اغاثۃ اللھفان ابن قیم (م ۷۵۱ھ / ۱۳۵۱ء) تنویر الحوالک از علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء)' نیل الاوطار امام شوکانی (م ۱۲۵۰ / ۱۸۳۴ء)' مقفی از امام ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ / ۱۰۶۲ء) اور شرح زرقانی امام محمد بن عبد الباقی (م ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء) سے اخذ کئے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا وحید الزمان نے فواید میں رجال سند پر بھی کہیں کہیں کلام کیا ہے اور حنفیہ کے دلائل جرح و قدح کی ہے۔ (حیات وحید الزمان ص ۱۲۹' ۱۳۰)

تسہیل درایتہ الموطا (عربی)

یہ مولانا شیخ عبد الوہاب آف علی جان دہلوی (م ۱۳۲۳ / ۱۹۲۴ء) کی تصنیف ہے۔ یہ امام شاہ ولی اللہ دہلوی کی موطا کی شرح فارسی المصفی کے مقدمہ کا عربی ترجمہ ہے۔ (تراجم علمائے

"شاہ ولی اللہ دہلوی نے حدیث کی اولین اور صحیح ترین کتاب موطا امام مالک کی فارسی اور عربی میں مجتہدانہ دو شرحیں لکھیں" (مقالات سلیمان ج ۲ ص ۴۷)

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رقم طراز ہیں۔

"شاہ صاحب فقہ حدیث اور درس حدیث کا جو طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے' یہ دونوں کتابیں (المسوی اور المصفی) اس کا نمونہ تھیں اور ان سے شاہ صاحب کی علوم حدیث اور فقہ حدیث میں محققانہ اور مجتہدانہ شان کا اظہار ہوتا ہے۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج ۵ ص ۱۹۲)

المسوی میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی میں ہر احادیث کے بعد اس سے متعلق مختلف علماء کی تاویلات پر عالمانہ تنقید کر کے اس کی توضیح کی ہے۔ حضرت امام نے موطا کی تمام حدیث کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ ان سے استفادہ کرنے میں سہولت ہو اور ہر ایک باب میں شافعی اور حنفی دونوں مذاہب کا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

موطا میں شامل احادیث میں جن احکام کا ذکر ہے۔ ان کی تائید میں حضرت شاہ صاحب نے قرآنی آیات بھی لکھی ہیں۔

المصفی فی شرح الموطا (فارسی) (مطبوعہ)

یہ شرح حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے بطریق اجتہاد لکھی۔ اس میں آپ نے جا بجا محدثین کرام کی تعریف کی ہے اور اختلاف الفقہاء پر بھی بحث کی ہے۔ مولوی رحیم بخش دہلوی مرحوم و مغفور لکھتے ہیں۔

موطا حدیث کی ایک مختصر مگر نہایت معتبر اور مستند کتاب ہے۔ جسے امام مالک رحمتہ اللہ نے ہجرت کی دوسری صدی میں تصنیف کیا ہے جناب شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کی ایسی عمدہ شرح لکھی ہے' جس سے اصل کتاب کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ حدیث کی تحقیقات اس تجربہ و لیاقت سے کی ہے جس سے آپ کا مجتہدانہ کمال صاف نمایاں ہوتا ہے جو لوگ اس شرح کو اول سے آخر تک بنظر غور پڑھ جاتے ہیں پھر انہیں حدیث کی تحقیقات میں زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنف کو حدیث و فقہ پر کس درجہ عبور اور اخراج مسائل میں کتنا تبحر تھا" (حیات ولی

ص ۵۵۰)

المحلی عربی (غیر مطبوعہ)

یہ مولانا سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن حافظ فخر الدین بن نور الحق دہلوی بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۲۲۹ھ / ۱۸۱۴ء) کی تصنیف ہے اور ۲ جلدوں میں ہے۔

(م ۱۳۷۳ھ / ۱۹۰۳ء) لکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام کے صاحبزادے سلام اللہ ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے باپ ہی کی وراثت علمی پائی۔ یہ دہلی چھوڑ کر رام پور چلے آئے تھے اور محدث رامپوری کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے موطا کی شرح محلی (۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء) میں لکھی۔

(مقالات سلیمان ج ۲ ص ۲۵)

حیات امام مالک میں سید صاحب لکھتے ہیں کہ

"المحلی نہایت محققانہ شرح ہے۔" (عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ ص ۷۰)

ڈاکٹر زبیر احمد لکھتے ہیں۔

"المحلی موطا کی شرح ہے جو سلام اللہ محدث رامپوری نے لکھی ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا گیا ہے جس میں مصنف نے فن حدیث کی باریکیاں بیان کی ہیں۔ امام مالکؒ کے مختصر حالات لکھے ہیں اور موطا پر ایک تنقید بھی تحریر کی ہے —— المحلی ایک ضخیم شرح ہے اس میں مشکل الفاظ اور عبارت کی وضاحت کے علاوہ فقہی مسائل پر بھی بحث کی گئی ہے اور اس کو بہتر طریقہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

شیخ سلام اللہ خود اپنی اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ لکھا ہے۔

"موطا امام مالک حدیث کی ایک اہم اور سب سے قدیم کتاب ہے۔ ساری کتب حدیث کی اصل و مینار ہے۔ گو اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جس میں علامہ زرقانی کی عمدہ شرح ہے مگر وہ ہمارے دیار میں رائج نہیں۔ علامہ سیوطی کی شرح لوگوں میں مسند اول ضرور ہے مگر وہ زیادہ قیمتی نہیں اس لئے میں نے یہ شرح لکھنے کا تہیہ کیا۔ اس میں ائمہ فقہ کے مذاہب کے دلائل تحریر کئے۔ اور جن کو میں نے راجح سمجھا اس کو مرجح کر کے بتایا۔ اس اثناء میں چھوٹی بڑی کتابیں مطالعہ کیں اور ان سے کام کی باتیں منتخب کر کے اس میں سمو دینے کی

موطا میں مرویات کی تعداد ۱۷۲۰ ہے شروع میں زیادہ ہوتی تھیں۔ مگر بعد میں امام مالک نے حذف کر دیں ۱۷۲۰ تعداد کی ترتیب اس طرح ہے۔

مسند اور مرفوع	۶۰۰
مرسل	۲۳۲
موقوف	۲۱۳
تالیف کے اقوال و فتاویٰ	۲۸۵
میزان	۱۷۲۰

(المسویٰ من احادیث الموطا (مقدمہ)

موطا امام مالک کی صحت و مرتبہ کا علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے۔ امام شافعی (۲۰۴ھ / ۸۱۹ء) فرماتے ہیں۔

"ما علی ظهر الارض كتاب بعد كتاب الله اصح من كتاب مالك"

(تزئین الممالک ص ۴۳)

ص ۴۳)

روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے"

برصغیر پاک و ہند میں موطا مالک پر جن علمائے کرام نے موطا کی شروح لکھی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

امام ولی اللہ دہلوی	(م ۱۱۶۷ھ / ۱۷۶۲ء)
مولانا شیخ سلام اللہ	(م ۱۲۲۹ / ۱۸۱۴ء)
مولانا وحید الزمان حیدر آباد	(۱۳۳۸ / ۱۹۲۰ء)
مولانا شیخ عبد الوہاب علی جان	(م ۱۳۶۳ / ۱۹۴۴ء)
مولانا محمد زکریا سہارن پوری	(م ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲)

المسویٰ من احادیث الموطا (عربی) (مطبوعہ)

المسویٰ من احادیث الموطا امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔

مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی (م ۱۳۸۶ء / ۱۹۶۶ء) لکھتے ہیں۔

"جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ نے حدیث کی اول الکتب موطا امام مالک کی دو شرحیں (عربی فارسی) بنام المسویٰ اور المصفیٰ لکھیں" (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۴)

(م ۱۳۰۳ھ / ۱۹۵۴) لکھتے ہیں۔

حدیث ہند ج ۱ ص ۱۹۹)

اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ (عربی) (مطبوعہ)

یہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا سہارن پوری (م ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء) کی تصنیف ہے اور ۶ جلدوں میں ہے اور مولانا مرحوم نے اس کتاب کو ۳۸ سال میں مکمل کیا۔ مصنف علامہ نے اس شرح کے شروع میں ۹۰ صفحات پر محیط ایک مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ جس میں فن حدیث کے تعارف و تاریخ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اس کے بعد امام مالک اور ان کی علمی خدمات کا تعارف کرایا ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ میں نے سفر حجاز میں علمائے حجاز سے اوجز المسالک کی تعریف سنی۔ مفتی حجاز علامہ سید علوی مالکی اپنے دور کے وسیع النظر عالم تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا!

> "اگر شیخ زکریا مقدمہ میں اپنے کو حنفی نہ کہتے تو میں کسی کے کہنے سے بھی ان کو حنفی نہ مانتا۔ میں ان کو مالکی بتاتا۔ اس لئے کہ اوجز المسالک میں مالکیہ کی جزئیات اتنی کثرت سے ہیں کہ ہمیں اپنی کتابوں میں تلاش میں دیر لگتی ہے"

(سوانح شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا ص ۲۴۳)

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی یہ تصنیف' بہت عمدہ' جامع اور بہترین تحقیقی مواد پر مشتمل ہے۔ اس کو آپ نے طویل عرصہ کے انہماک مطالعہ اور تحقیق سے مرتب فرمایا۔

معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور اُن کا علاج

تالیف: شیخ احمد بن حجر

مکتبہ قدوسیہ
اھل حدیث مارکیٹ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور